بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

نمبر ۲۸۴	۵ دسمبر ۱۹۴۴ء	۱۸ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ	۵ ماہ فتح ۱۳۲۳ ہش	جلد ۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ فتح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ ابھی کھانسی کی تکلیف رفع نہیں ہوئی ۔ جگر کی خرابی کی شکایت بھی ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طبیعت دو تین دن سے زیادہ ناساز ہے ۔ خون کے دورے بھی زیادہ ہو رہے ہیں ۔ کمزوری بہت ہوگئی ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے ۔ دعائے صحت کی جائے ۔

آج ایک بجے دوپہر مکرم منشی محمد الدین صاحب مختار صدر انجمن احمدیہ نے اپنے لڑکے شیخ نذیر احمد شفیع صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی ۔

روزنامہ الفضل قادیان ــــــ ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ

سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسہ میں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی کی ایک نہایت اہم تقریر

توحید باری تعالٰے کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم اور اس پر زور

مرتبہ ــــــ غلام نبی

سنہ ۱۹۲۹ء میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کی تاریخ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے ۲ جون مقرر فرمائی تھی ۔ اس تاریخ کو تمام ہندوستان میں نہائت شاندار جلسے منعقد ہوئے جنمیں بکثرت معزز غیر مسلم اصحاب نے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر نہائت مخلصانہ تقریریں کیں ۔ اس دن قادیان میں جو جلسہ منعقد ہوا ۔ اس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے تجویز فرمودہ مضامین پر خود تقریر فرمائی ۔ جو اب برائے اشاعت موصول ہوئی ہے ۔ اور اس کی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے ۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا ۔

اللہ تعالٰے کا فضل ہے ۔ کہ اس نے ہمیں پھر دوبارہ اس تحریک پر عمل کرنے کی توفیق عطا کی ۔ جو میں سمجھتا ہوں ۔ آہستہ آہستہ ملک کے امن اور اس میں صلح کے قیام کا موجب ہوگی میں نے پچھلے سال اسی مہینہ میں گو اسی تاریخ تو نہیں ۔ اسی موقعہ پر ان

جلسوں کی غرض

بیان کی تھی ۔ جو کہ ایک ہی دن میں سارے ہندوستان میں اور ہندوستان کے باہر بھی اسی غرض سے منعقد کئے گئے ۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے مبارک حالات بیان کئے جائیں ۔ میں نے بتایا تھا ۔ کہ اس قسم کے جلسے علاوہ اسکے کہ ان کے ذریعہ

ایک عظیم الشان تاریخی حقیقت

کا اظہار ہوتا ہے ۔ مختلف قوموں میں صلح اور آشتی کا موجب ہونگے ۔ اس سال بعض ہندو لیڈروں کی طرف سے سوال کیا گیا ۔ کہ آیا ان کے بزرگوں کے حالات بیان کرنے کے لئے جلسے کئے جائیں ۔ تو ہماری جماعت ان جلسوں میں اسی رنگ میں شریک ہوگی ۔ جس طرح وہ شریک ہو رہے ہیں ۔ میں نے اس کے جواب میں یہی کہا ۔ کہ ان جلسوں کی غرض جب یہ بھی ہے ۔ کہ مختلف اقوام میں اتحاد اور رابطہ پیدا کیا جائے ۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں ہو سکتی ۔ کہ جب دوسری اقوام ان بزرگوں کے حالات بیان کرنے کے لئے جلسے کریں ۔ جنہوں نے دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر دیئے ۔ تو ہماری جماعت کے لوگ ان جلسوں میں شامل نہ ہوں ۔ ہماری جماعت کے لوگ بڑی فراخ دلی اور پورے وسعت حوصلہ اور بڑے شوق سے ان میں شامل ہونگے ۔

میں نے گزشتہ سال کے جلسہ پر جو تقریر کی ۔ اس میں مثال کے طور پر بیان کیا تھا ۔ کہ جب میں شملہ گیا ۔ تو وہاں ایک جلسہ برہمو سماج کا ہوا ۔ جس میں شمولیت کے لئے مسز نیڈو نے مجھے بھی دعوت دی ۔ اور میں اس میں شامل ہوا ۔ مجھے تقریر کے لئے بھی کہا گیا ۔ لیکن چونکہ تمام کے تمام حاضرین انگریزی سمجھنے والے تھے ۔ اور بہت قلیل تعداد ایسے لوگوں کی تھی ۔ جو اردو سمجھ سکتے تھے ۔ اور مجھے انگریزی میں تقریر کرنے کا ملکہ نہ تھا ۔ اس مجبوری کی وجہ سے میں تقریر نہ کر سکا ۔ ورنہ میں نے کہہ دیا تھا ۔ کہ تقریر کرونگا ۔

چونکہ ابھی تک

اس قسم کے جلسوں کی اہمیت

کو نہیں سمجھا گیا ۔ اس لئے پوری طرح ان پر عمل نہیں شروع ہوا ۔ لیکن جب بھی ایسے جلسے کئے گئے ۔ اور حضرت کرشن ۔ حضرت رام چندر یا اور بزرگوں کے حالات بیان کئے گئے ۔ انہوں نے دنیا میں جو اصلاحیں کی ہیں ۔ وہ پیش کی گئیں ۔ انہوں نے خود تکلیفیں اٹھا کر دوسروں کو جو آرام پہنچایا ۔ ان کے لئے جلسے کئے گئے تو کوئی احمدی نہ ہوگا ۔ جو شوق اور محبت سے ان میں شامل نہ ہوگا ۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ انبیاء کا ذکر انبیاء کے طور پر کیا جائے ۔ اور قومی مصلحین کا ذکر اسی رنگ میں ہوگا نہ کہ انبیاء کے رنگ میں ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ اگر

ہر قوم کی طرف سے

اپنے مذہبی بزرگوں کے متعلق اس قسم کے جلسے ہوں تو وہ یقیناً ہمارے ان جلسوں کو بہت پر لطف اور بہت دلچسپ بنا دینگے ۔ کیونکہ اس طرح آپس میں بہت زیادہ تعاون کا سلسلہ شروع ہو جائیگا ۔ اور جس قدر محنت اور کوشش ہمیں اب ان جلسوں کے انعقاد کے متعلق کرنی پڑتی ہے ۔ اس وقت اتنی نہ کرنی پڑے گی ۔ جب دیگر مذاہب کے لوگ دیکھیں گے ۔ کہ ان کے جلسوں میں ہر جگہ

ہماری جماعت کے لوگ

شامل ہوتے ہیں ۔ محبت اور شوق سے ان کے بزرگوں کی یاد تازہ کرتے ہیں ۔ کھلے دل سے ان کی خوبیوں کا اعتراف کرتے ہیں ۔ تو یقیناً ہمارے جلسوں میں ان کی شمولیت پہلے سے بہت زیادہ ہوگی ۔ اور بہت زیادہ اخلاص اور محبت سے ہوگی ۔

مجھے اس بات سے

نہائت خوشی

ہے ۔ کہ اس سال گزشتہ سال کی نسبت زیادہ جلسے ہو رہے ہیں ۔ پچھلے سال ہندوستان کے مختلف مقامات کے لوگوں نے پانچ سو جلسے کرنے کا وعدہ کیا تھا ۔ مگر اس سال ۱۹ سو سے زیادہ جلسوں کے وعدے آ چکے ہیں ۔ پچھلے سال ایک ہزار کے قریب جلسے ہوئے تھے ۔ اس سے اندازہ لگا کر کہا جا سکتا ہے ۔ کہ اس سال چار یا پانچ ہزار جگہ لوگ اس مبارک تقریب پر جمع ہونگے ۔ انسانی آنکھ وہ رنگ نہیں دیکھ سکتی ۔ اور میری آنکھ بھی اس نظارہ کو نہیں دیکھ سکتی ۔ جو سارے ہندوستان بلکہ دوسرے ممالک میں بھی آج رونما ہے ۔ لیکن خدا نے جو

روحانی آنکھ

پیدا کی ہے ۔ اس سے میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں ۔ اس سے دل خوشی سے بھرا جا رہا ہے ۔ اور نظر آ رہا ہے ۔ کہ یہی جلسے ایک دن فتنہ و فساد کو مٹا کر امن و اتحاد کی صحیح بنیاد قائم کر دینگے ۔ اس سال نہ صرف یہ کہ جلسے گزشتہ سال کی نسبت زیادہ منعقد ہونگے ۔ بلکہ پہلے سے زیادہ معتقد اور معزز لوگوں نے ان میں حصہ لینے کا وعدہ کیا ہے ۔ کل ہی کلکتہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا

کہ مسٹر سین گپتا نے جو کلکتہ کے نہایت معزز آدمی ہیں۔ شمولیت کا وعدہ کیا ہے۔ اور بڑے بڑے لوگوں نے اشتہار میں اپنے نام لکھائے ہیں۔ بہت سی اعلیٰ طبقہ کی خواتین نے بھی جلسہ میں شریک ہونے کا اشتیاق ظاہر کیا ہے۔ پچھلے سال تو

بنگال کی ایک مشہور خاتون

نے جو ایم۔ اے ہیں۔ اس بات پر اظہار افسوس کیا تھا۔ کہ ہمارے طبقہ کو ان جلسوں میں زیادہ حصہ لینے کا موقع کیوں نہ دیا گیا۔ اسی طرح اور مقامات کے معززین کے متعلق بھی اطلاعات موصول ہو چکی ہیں۔ کہ انہوں نے جلسہ کے اعلانات میں اپنے نام لکھائے۔ شمولیت جلسے کے وعدے کئے۔ اور ہر طرح جلسہ کو کامیاب بنانے میں امداد دی۔

اس تمہید کے بعد میں

اصل مضمون

کی طرف آتا ہوں۔ جو اس سال کے جلسوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ پچھلے سال رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے تین پہلوؤں کو لیا گیا تھا۔ اور میں نے بھی ان پر اظہار خیالات کیا تھا۔ اس سال ان کے علاوہ دو اور پہلو تجویز کئے گئے ہیں۔ اور وہ یہ کہ۔

(۱) توحید باریتعالیٰ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم اور اس پر زور۔

(۲) غیر مذاہب کے بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم اور تعامل۔

گو دوسرے مقامات پر یہی طریق رکھا گیا ہے۔ کہ مختلف مضامین پر مختلف لوگ اظہار خیالات کریں۔ لیکن اس مقام (قادیان) کے مخصوص حالات کی وجہ سے پچھلے سال بھی یہی طریق تھا۔ کہ تینوں مضامین پر میں نے ہی اظہار خیالات کیا تھا۔ اور اب بھی یہی ارادہ ہے۔ کہ انشاء اللہ دونوں مضامین پر میں ہی بولوں گا۔

مجھے افسوس ہے۔ کہ اس تقریب کی اہمیت کے لحاظ سے جتنا لمبا کلام اور جس طرز کا کلام ہونا چاہئے تھا۔ بوجہ بیماری اور کھانسی میں اتنا لمبا بیان نہیں کر سکوں گا۔ اس لئے مجبوراً اختصار کے ساتھ اہم پہلو لیکر اظہار خیالات کرونگا۔ میں سب سے پہلے

توحید کی اہمیت

کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ لوگوں میں یہ غلط خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ توحید کے متعلق مختلف مذاہب میں اصولی اختلاف پایا جاتا ہے۔ مسلمان بھی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ کئی مذاہب ایسے ہیں۔ جو توحید کے قائل نہیں۔ مگر یہ درست نہیں ہے۔ یہ اور بات ہے۔ کہ توحید کی تفصیل اور تشریح میں اختلاف ہو۔ مگر اصولی طور پر تمام مذاہب کے لوگ توحید کے قائل ہیں۔ حتیٰ کہ جن مذاہب کے متعلق سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ توحید کے خلاف ہیں۔ وہ بھی دراصل توحید کے قائل ہیں۔ میں نے ہندوؤں سکھوں یہودیوں۔ زرتشتیوں۔ عیسائیوں۔ بدھوں کی کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ اور اسلام تو ہے ہی اپنا مذہب۔ اس کا مطالعہ سب سے زیادہ کیا ہے۔ ان سب کے مطالعہ سے میں اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ

ساری اقوام اور تمام مذاہب توحید کے نقطہ پر جمع ہیں

اور سب کے سب اس کے قائل ہیں۔ عام مسلمان خیال کرتے ہیں۔ کہ عیسائی توحید کے قائل نہیں۔ مگر میں نے عیسائیوں کی کتابوں میں پڑھا ہے۔ کہ مسلمان توحید کے قائل نہیں۔ توحید کے اصل قائل ہم (عیسائی) ہیں۔ اسی طرح میں نے ہندوؤں کی کتب میں پڑھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو توحید کے قائل اور دوسروں کو اس کے خلاف بتاتے ہیں۔ یہی حال دوسرے مذاہب کا ہے۔ اس سے کم از کم یہ ضرور معلوم ہوتا ہے۔ کہ نفظ توحید کے سب قائل ہیں۔ باقی

تشریحات میں اختلاف ہے

اور جب کوئی قوم خود اقرار کرتی ہو۔ کہ وہ توحید کی قائل ہے۔ تو پھر اس کے متعلق یہ کہنا کہ قائل نہیں۔ درست نہیں ہو سکتا۔ اور سب اقوام اور سب مذاہب کے لوگوں کا توحید کا قائل ہونا ثبوت ہے۔ اس بات کا۔ کہ یہ مسئلہ باقی دنیا کی نظر میں بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔

یاد رکھنا چاہئے۔ جتنے مذاہب دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ وہ اپنی

ایک ہی غرض

پیش کرتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ بندوں کا خدا سے تعلق پیدا کرنا۔ خواہ اس ہستی کا نام خدا رکھ لیا جائے۔ یا God یا پرمیشور یا ایزد۔ اس سے بندہ کا تعلق پیدا کرنا مذہب کی غرض ہے۔ اب صاف بات ہے کہ اگر کوئی مذہب توحید پر قائم نہ ہو۔ تو یقیناً وہ اپنے پیرؤوں کو اور طرف لے جائے گا۔ اور اس کا پیرو اس مقصد کے حاصل کرنے سے محروم ہو جائے گا۔ جو مذہب کا ہے۔ جب تک ایک نقطہ نہ ہو۔ جس پر پہنچنا مقصود ہو۔ اس وقت تک تمام کوششیں بیکار جاتی ہیں۔ اور ساری اقوام اس پر متفق ہیں۔ کہ ایک ہی نقطہ ہے جس تک سب کو پہنچنا ہے۔ بعض قومیں گو بتوں کو پوجتی ہیں۔ لیکن ساتھ یہ بھی کہتی ہیں۔ کہ ہم بتوں کو اس لئے پوجا کرتی ہیں۔ کہ وہ خدا تک ہمیں پہنچا دیں۔ غرض ہر مذہب والا اپنے

مذہب کی غرض خدا تک پہنچنا

قرار دیتا ہے۔ اور اگر کوئی خدا تک نہ پہنچے تو ہر مذہب والا سمجھے گا۔ کہ وہ اصل مقصد کے پانے سے محروم رہ گیا۔ اس کے دوسرے لفظوں میں یہی معنی ہیں۔ کہ جسے توحید کا راز معلوم نہ ہوا۔ وہ محروم رہ گیا۔ میں نے جیسا کہ بتایا ہے۔ ایسے جلسوں کی غرض مختلف اقوام میں اتحاد اور اتفاق پیدا کرنا ہے۔ اس لئے میں ایسے رنگ میں اپنا مضمون بیان کرونگا کہ کسی پر حملہ نہ ہو۔ بلکہ ہمارا مذہب جو کچھ بتاتا ہے۔ اسے پیش کیا جائے۔

ہمارا عقیدہ اور مذہب

ہے۔ کہ دنیا میں جس قدر مذاہب ہیں۔ وہ سب کے سب خدا کی طرف سے قائم کئے گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ کوئی قوم دنیا میں ایسی نہیں گذری جس میں کوئی نہ کوئی نبی۔ اوتار۔ رشی اور منی نہ گذرا ہو۔ یہ بات آپ نے اپنے پاس سے نہیں لکھی۔ بلکہ قرآن کریم میں یہ بتایا گیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی خیال تھا۔ اور پرانے آئمہ کا بھی یہی مذہب تھا۔ اس عقیدہ کی موجودگی میں یہ کہنا۔ کہ توحید پہلے نہ تھی۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے تھے۔ قرآن کریم کی تردید کرنا ہے۔ جب قرآن بتاتا ہے۔ کہ

ہر قوم میں نبی آئے

تو یقیناً ہر قوم میں توحید بھی قائم ہوئی۔ اگر آج کسی قوم میں توحید نہیں۔ یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت مبعوث ہوئے۔ اسوقت نہ تھی۔ تو اس سے صرف یہ معلوم ہوا۔ کہ اسوقت وہ قوم توحید سے تہی دست ہو چکی تھی۔ نہ یہ کہ اس قوم میں جو نبی آیا۔ اس نے توحید کی تعلیم نہ دی تھی۔ پس ہر وہ مذہب جو خدا تعالیٰ کو مانتا ہے۔ آئیں توحید کی تعلیم دیگئی۔ ہاں اس پر سب اقوام متفق ہیں۔ کہ جس زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے۔ اسوقت

توحید مٹ چکی تھی

چنانچہ ہندوؤں کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ اسوقت دنیا میں بڑی خرابی پیدا ہو چکی تھی۔ مذہبی حالت بہت خراب ہو چکی تھی۔ عیسائیوں کی کتابوں میں بھی لکھا ہے۔ کہ اسوقت شرک پھیل چکا تھا۔ اور لکھا ہے۔ اسلام کی اشاعت اور ترقی کیوجہ ہی یہ ہوئی کہ عیسائی قوم سے توحید جاتی رہی تھی۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی صحت کیلئے دعا

قادیان ۴ ماہ فتح۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم ثالث حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ½ ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے مرض میں تدریجی کمی ہو رہی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

سینما اور دفتری اشیاء کے متعلق ارشاد

نقیر محمد صاحب دہلی نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا۔ (۱) یہاں ایک دوست اس بات پر مصر ہے کہ سینما وغیرہ دیکھنا ایسا ہی اختیاری ہے جیسے طرح تحریک جدید کے اور مطالبات میں نے بہتیرا سمجھایا کہ سینما کا دیکھنا قطعاً منع ہے۔ لیکن وہ اپنے اصرار پر قائم ہے (۲) ہمارے دوستوں میں یہ عام خیال ہے کہ اگر دفتر سے کاغذ پنسل ہولڈر وغیرہ اشیاء لائی جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ اسی بناء پر تقریباً اسی فیصدی احمدی جن سے میرا واسطہ پڑا ہے۔ سرکاری اشیاء استعمال کرتے ہیں کیا یہ چوری کہلاتی ہے یا نہیں؟

اس کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمایا۔

(۱) سینما دیکھنا ہم نے حکماً بند کیا ہے۔ اختیاری نہیں۔

(۲) چوری خواہ ایک نب کی ہو چوری ہے۔ اور احمدی کو دفتر کی چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی نہیں لینی چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیوں نے اسلام میں توحید دیکھ کر اسے قبول کر لیا۔ یہی بات زرتشتی کہتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں چونکہ زرتشتی لوگ توحید چھوڑ چکے تھے۔ انہیں مسلمانوں کی پیش کردہ توحید پسند آگئی۔ اور وہ مسلمان ہو گئے۔

غرض یہ سب مذاہب کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ اس وقت شرک پھیل گیا تھا۔ دنیا میں توحید نہ رہی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس زمانہ میں پیدا ہو کر ایسے مقام میں پیدا ہو کر جو توحید سے بالکل ناواقف تھا۔ وہاں کوئی مذہب ہی نہ تھا۔ کوئی ایسی کتاب نہ تھی۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہو۔ کہ خدا کی طرف سے ملی ہے۔ بلکہ وہ لوگ سمجھتے تھے۔ ہمارے بزرگ جو بات کہہ گئے وہی مذہب ہے۔ حالانکہ مذہب وہی کہلا سکتا ہے۔ جس کے ماننے والوں کے پاس ایسی کتاب ہو۔ جس کے متعلق ان کا اعتقاد ہو۔ کہ پرمیشور یا خدا نے نازل کی ہے۔ غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی قوم میں پیدا ہوئے جس کا کوئی مذہب نہ تھا۔ وہ نہ دید کو الہامی مانتی تھی نہ توریت کو۔ نہ انجیل کو نہ ژند کو ایسے ملک اور ایسی قوم میں پیدا ہو کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توحید کو ایسے کامل اور ایسے اعلیٰ رنگ میں پیش کیا۔ کہ آپ کے مخالف بھی اس کی عظمت کو تسلیم کرتے ہیں۔

پہلی چیز

جو توحید کے قیام کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش فرمائی۔ وہ ایک ایسا نکتہ ہے۔ جس کے متعلق دنیا نے اب بھی نہیں سمجھا۔ کہ اس کا توحید سے کیا تعلق ہے۔ وہ نکتہ یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالےٰ سے علم پاکر اعلان کیا۔ کہ

ساری دنیا میں نبی آتے رہے

ہیں۔ بظاہر اس امر کا توحید سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ بغیر اس امر کو تسلیم کرنے کے توحید ثابت ہی نہیں ہو سکتی بغیر یہ ماننے کے کہ مصر۔ ایران۔ ہندوستان چین۔ جاپان۔ یورپ۔ امریکہ میں خدا نے نبی پیدا کئے۔ توحید کامل نہیں ہو سکتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر اس پر بڑا زور دیا ہے۔ چنانچہ قرآن میں آتا ہے۔ ان من امة الا خلا فيها نذير۔ کہ کوئی قوم ایسی نہیں گزری۔ جس میں خدا کا کوئی نبی نہ آیا ہو۔ پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے ولقد بعثنا في كل امة رسولا کہ ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجا۔ اس کے ساتھ ہی توحید کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے ان اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت ہم نے رسول اس لئے بھیجے۔ کہ وہ لوگوں کو سکھائیں۔ اللہ کی عبادت کرو اور غیر اللہ سے بچو۔

پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں یہ نظریہ پیش کیا۔ کہ یہ کہنا غلط ہے کہ ہم میں ہی صداقت آئی۔ باقی ساری دنیا کو خدا نے چھوڑ رکھا تھا۔ حق یہ ہے کہ کوئی قوم ایسی نہیں گزری۔ جس میں نبی اور رسول نہ آئے ہوں۔ اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ کس طرح اس بات کا

توحید سے تعلق

ہے۔ جب کوئی قوم یہ خیال رکھے کہ ہمارے اندر ہی خدا نے نبی یا اوتار بھیجے۔ دوسری اقوام میں نہیں بھیجے۔ تو اس سے یہ بھی خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ ہمارا خاص خدا ہے۔ جو دوسروں کا خدا نہیں۔ اور یہ خیال جب ہر ایک قوم میں پیدا ہو جائے گا۔ تو دنیا میں قومی خداؤں کا احساس پایا جائے گا۔ اور خدا تعالےٰ کے متعلق یہ وسیع نظریہ کہ ایک ہی خدا سب کا خالق ہے پیدا نہ ہو گا۔ ہر قوم یہ محدود خیال رکھے گی کہ ایک ایسا خدا ہے۔ جو ہماری قوم کا خدا ہے۔ باقیوں کو اس نے چھوڑ رکھا ہے۔ اس طرح خدا تعالےٰ کے متعلق محدود خیال پیدا ہوتا ہے۔ حالانکہ جب ہم دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر قوم میں مصلح آئے۔ ہندوؤں میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے دوسروں کی بھلائی اور بہتری کی خاطر اپنے آپ پر مصائب کے پہاڑ گرا لئے۔ تکالیف کے بھنور میں پڑ کر ڈوبتی ہوئی دنیا کو ترا لیا۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں یہودیوں اور عیسائیوں میں بھی ایسے انسان پیدا ہوئے۔ جن کی زندگیاں خلق خدا کی خدمت کے لئے وقف تھیں۔ دنیا کی اور اقوام میں بھی یہی بات نظر آتی ہے۔ کہ جب جب ان کی دینی اور روحانی حالت خراب ہوئی۔ خدا کی طرف سے ان میں ایسے انسان پیدا کئے گئے۔ جنہوں نے ان کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔ پس جب سب اقوام میں ایک ہی قسم کے فساد کے وقت ایک ہی قسم کا علاج کیا گیا۔ تو کیوں نہ مانا جائے۔ کہ ایک ہی ہستی کی طرف سے یہ سارے انسان بھیجے گئے تھے۔ اور جب یہ خیال کیا جائے تو کسی انسان کے ذہن میں

قومی خدا کا تصور

نہیں پیدا ہوتا۔ بلکہ رب العالمین کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ یہ سمجھا کہ خدا کا ہماری قوم کے ساتھ ہی تعلق رہا ہے۔ کسی اور کے ساتھ نہیں رہا۔ ہم میں جب خرابی پیدا ہوئی۔ اس وقت اس نے اپنا کوئی پیارا بھیجدیا۔ مگر کسی اور قوم میں نہ بھیجا اس سے ایک قومی خدا کا تصور ذہن میں آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف اقوام

اپنا اپنا خدا الگ

سمجھتی۔ اور کہتی ہیں ہمارا خدا ایسا ہے۔ اور فلاں قوم کا خدا ایسا۔ حتیٰ کہ یہاں تک بھی لکھ دیا گیا۔ کہ ہمارے خدا نے فلاں قوم کے خدا پر فتح پائی۔ گویا اپنے جیتنے کو انہوں نے اپنے خدا کا دوسروں کے خدا پر جیتنا قرار دیا۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ انہوں نے سمجھا نہیں کہ ہر قوم میں مصلح آتے رہے ہیں۔ اور ہر قوم کی ہدایت کے سامان خدا تعالےٰ کرتا رہا ہے۔ اس بات کے نہ سمجھنے کی وجہ سے خدا تعالےٰ کی توحید کے خلاف سخت جھگڑا کرتے رہے ہیں۔ لیکن اگر یہ سمجھ لیں۔ کہ ہر قوم میں نبی اور مصلح آتے رہے ہیں۔ تو ان میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ سب کا ایک ہی خدا ہے۔ گو اس کے نام مختلف رکھ لئے گئے ہیں۔ اب تو ناموں کی وجہ سے بھی الگ الگ خدا سمجھے جاتے ہیں

بچپن کا ایک واقعہ

ابھی تک مجھے یاد ہے ایک لڑکے نے مجھ سے باتیں کرتے کرتے کہا ہندوؤں کا خدا کیسا خدا ہے۔ میں نے کہا جو ہمارا خدا ہے وہی ان کا خدا ہے۔ کہنے لگا یہ کس طرح ہو سکتا ہے ان کا خدا تو پرمیشور ہے میں نے کہا خدا تو وہی ہے ہندوؤں نے نام اور رکھا ہوا ہے۔ یہ سنکر وہ بڑا حیران ہوا۔ دراصل بات وہی ہے جو مثنوی والے نے لکھی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔

چار فقیر

تھے جو مانگتے پھرتے تھے۔ کسی نے انہیں ایک سکہ دے کر کہا جاؤ جو چیز کھانے کو جی چاہے جاکر خرید لو۔ ایک نے کہا ہم انگور لیں گے۔ دوسرے نے کہا انگور نہیں عنب لیں گے۔ تیسرے نے کہا داکھ لیں گے چوتھے نے ترکی زبان کا ایک لفظ استعمال کیا۔ کہ وہ لیں گے۔ اس پر ان کا جھگڑا ہو گیا۔ ہر ایک کہنے لگا۔ جو چیز میں کہتا ہوں وہ خریدو وہ جھگڑ ہی رہے تھے۔ کہ ایک شخص پاس سے گزرا۔ اس نے پوچھا کیوں لڑتے ہو۔ ہر ایک نے اپنا قصہ سنایا۔ وہ چاروں زبانیں جانتا تھا۔ بات سمجھ گیا۔ اس نے کہا آؤ میں سب کو ان کی پسند کی چیز خرید دیتا ہوں اس نے جاکر انگور خرید دیئے۔ اور انہیں دیکھ کر سب خوش ہو گئے۔

اسی طرح قوموں نے ایک ہی خدا کے نام تو اپنی اپنی زبان میں رکھے تھے۔ لیکن حالت یہ ہو گئی۔ کہ مختلف ناموں سے مختلف خدا سمجھے جانے لگے۔ اور ہر قوم نے اپنا خدا علیحدہ قرار دے لیا۔ اور یہ سمجھ لیا۔ کہ خدا نے ہمارے لئے فلاں نبی یا رشی بھیجا۔ اور باقی سب لوگوں کو چھوڑ دیا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ سب کے لئے خدا نے نبی بھیجے۔ ان کے مختلف نام رکھ لینے سے ان میں فرق نہیں پڑ سکتا۔ وہ سب سچے اور خدا کے پیارے تھے۔

غرض اس مسئلہ کو دنیا میں قائم کرکے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توحید کو مضبوط بنیاد پر قائم کر دیا۔

دوسرا مسئلہ جس کا تعلق لوگوں نے مسئلہ توحید سے نہیں سمجھا۔ لیکن وہ بھی نہایت گہرا تعلق رکھتا ہے۔ وہ

عالمگیر مذہب

پیش کرنا ہے۔ جب مختلف مذاہب کے لوگوں میں خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ اور وہ اپنے اپنے مذہب کی اصل تعلیم کو چھوڑ چکے۔ تو ان میں سے ہر ایک نے یہ خیال کر لیا۔ کہ ہماری قوم ہی ہدایت پا سکتی ہے۔ اور کوئی قوم اس نعمت سے مستفیض نہیں ہو سکتی۔ جب سب قومیں اپنی اپنی جگہ یہ سمجھی بیٹھی تھیں۔ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اعلان فرمایا۔ کہ

ساری دنیا کے لئے ہدایت پانیکا رستہ

خدا تعالےٰ نے کھلا رکھا ہے۔ چنانچہ اپنے مشن کے متعلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالےٰ کی طرف سے علم پاکر آپ نے اعلان فرمایا۔ کہ یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً۔ یہ نہیں کہ ہدایت کا دروازہ صرف عربوں کے لئے کھلا ہے۔ باقی اقوام کے لئے نہیں۔ مجھے خدا نے رسول بناکر ساری دنیا کے لئے بھیجا ہے۔ اور سب اقوام ہدایت پاسکتی ہیں۔

اب غور کرو۔ جب یہ خیال پیدا کیا جائیگا کہ

سب کیلئے ہدایت کا دروازہ کھلا ہے

توسب کے دلوں میں خدا تعالےٰ کی توحید کا عقیدہ جاگزیں ہوجائے گا۔ لیکن اگر یہ خیال پایا جائے کہ صرف عربوں کے لئے ہدایت کا دروازہ کھلا ہے۔ ہندوستانیوں کے لئے یا ایرانیوں کے لئے یا چینیوں کے لئے نہیں۔ تو پھر یہ خیال پیدا ہوگا۔ کہ ان کا خدا کوئی اور ہے۔ وہ خدا نہیں جو عربوں کا ہے۔ پس عالمگیر مذہب پیش کرنے سے توحید کا بہت بڑا خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہی خیال رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر پیدا کیا۔ آپ نے اعلان فرمایا۔ مجھے خدا تعالےٰ نے ساری دنیا کے لئے رحمت بناکر بھیجا ہے۔ کسی قوم کا انسان ہو۔ وہ میرے ذریعہ ہدایت پاسکتا۔ روحانی مدارج طے کرسکتا۔ اور خدا تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اس طرح آپ نے قومی خدا کا خیال مٹا دیا۔ اور اس کی بجائے

عالمگیر خدا

پیش کیا۔ جس سے اصل توحید قائم ہوئی۔ چنانچہ آپ کی بعثت کے بعد تمام دنیا کے ادیان میں پھر توحید کی طرف رغبت پیدا ہوگئی۔ اور پیدا ہوتی چلی جارہی ہے۔

یہ تو مذہبی نقطہ نگاہ تھا۔ کہ ان دو اصول کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توحید کے مسئلہ کو مضبوط کیا۔ یوں کہنے سے کہ خدا ایک ہے۔ لوگ نہ مان سکتے تھے جب تک ان کے دماغ میں ایسے احساسات نہ پیدا کئے جاتے۔ کہ خدا تعالےٰ سب کا ہے۔ اور سب کے لئے اس کی رحمت کا دروازہ کھلا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ احساس پیدا کئے۔ یہ تو مذہبی نقطہ نگاہ تھا۔ ایک دنیوی نقطہ نگاہ سے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کو پیش فرمایا ہے۔ اور وہ اسطرح کہ

کمپیرٹو ریلیجن

(یہ ایک نیا علم نکلا ہے۔ کہ سب مذاہب کے اصول کو جمع کردیا جاتا ہے۔ اور بتایا جاتا ہے۔ کہ مذاہب میں کتنی باتیں مشترک ہیں۔ مثلاً یہ کہا جاتا ہے۔ کہ سب مذاہب میں خدا کا خیال مشترک ہے) والوں نے یہ خیال پیش کیا ہے کہ مذہب میں بھی اسی طرح ارتقا ہوتا چلا آیا ہے۔ جس طرح دنیا میں۔ وہ کہتے ہیں۔ ہر چیز میں آہستہ آہستہ ترقی ہوتی ہے۔ مذہب نے بھی آہستہ آہستہ ترقی کی ہے جیسے وہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔ کہ پہلے انسان خدا کو نہ مانتے تھے۔ بلکہ عناصر کی پرستش کرتے تھے۔ اور عناصر کو خدا کا ظل قرار دیتے تھے۔ جب انسانوں نے ترقی کی۔ تو عناصر کی بجائے ارواح کو خدا کا ظل ماننے لگے۔ اور اس طرح ترقی کرتے کرتے ایک خدا کے خیال پر قائم ہوئے۔ اسی لئے وہ کہتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے اپنے آپ کو نہیں منوایا۔ بلکہ دنیا نے آہستہ آہستہ خدا کا کھوج نکال لیا۔ یہ ان میں سے ان لوگوں کا قول ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی ہستی کے قائل ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ جس طرح مٹی کا تیل انسانوں نے کوشش کرتے کرتے نکال لیا۔ وہ خود بخود نہ نکلا تھا۔ اسی طرح خدا تو موجود تھا مگر کسی کو معلوم نہ تھا۔ آخر ترقی کرتے کرتے اس کا پتہ لگا لیا گیا۔ وہ خود ظاہر نہ ہوا۔ لیکن جو خدا تعالےٰ کے قائل ہی نہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ خدا کوئی نہیں۔ دنیا نے اپنی عقل سے ایک نقشہ تجویز کرلیا ہے۔ جسے خدا کہا جاتا ہے۔ اس خیال کے لوگ یہ نہیں مانتے کہ کسی انسان کو خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوسکتا ہے۔ ان کے نقطہ نگاہ سے بھی دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

توحید کے متعلق عظیم الشان تغیر

پیدا کیا ہے۔ کیونکہ ارتقا کے مسئلہ کے رو سے ماننا پڑتا ہے کہ دنیا نے آہستہ آہستہ ترقی کی۔ لیکن توحید کے متعلق ساری ترقی آپ کے زمانہ میں مکمل ہوچکی تھی۔ آپ نے توحید کی جو تشریح فرمائی۔ اسکے بعد کوئی نئی تشریح آپکے زمانہ میں یا آپکے بعد نہیں نکلی۔ اسلئے ماننا پڑیگا کہ

خیال انسانی کا ارتقاء

آپکی ذات میں آکر مکمل ہوا۔ اور دنیا کیلئے آپ ہی مقصد اعظم تھے۔ جب آپ مبعوث ہوگئے۔ تو پھر توحید مکمل ہوگئی۔ اور آپ نے توحید کی وہ تشریح پیش کردی کہ اسکے بعد کسی اور تشریح کی ضرورت نہ رہی۔٭

٭ میرا اس سے یہ مطلب نہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے جتنے رشی منی اور رسول گزرے۔ انہوں نے توحید کو ناقص طور پر پیش کیا۔ کیونکہ توحید کو ناقص رنگ میں پیش کرنیوالا نبی ہی نہیں ہوسکتا۔ جو بھی خدا تعالیٰ کیطرف سے نبی ہوکر آیا۔ اس نے مکمل توحید پیش کی۔ مگر اپنے زمانہ کے لحاظ سے مکمل پیش کی۔ اگر مسئلہ ارتقا کو تسلیم کیا جائے۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوقت

توحید کا نقطہ کمال کو پہنچ گیا

اور ہمیشہ کے لئے مکمل ہوگیا۔ (باقی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی انذاری پیشگوئیاں

زلزلۃ السّاعۃ کی تجلی کا ظہور

گذشتہ جلسہ سالانہ پر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ نے جو تقریر فرمائی۔ وہ نظر ثانی کے بعد اب برائے اشاعت موصول ہوئی۔ جسے قسط وار شائع کیا جائیگا

(۱)

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا"

احباب کرام! گذشتہ سال اسی موقعہ پر مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "زلزلۃ ساعۃ" والی مشہور پیشگوئی کی تفصیلات کے آخر میں حقیقۃ الوحی کی پیشگوئی ۱۰۷ کے الفاظ بھی نقل کئے تھے۔ چونکہ آج کی تقریر کا موضوع بھی مفہوماً وہی ہے۔ اس لئے میں سلسلۂ کلام کو قائم رکھنے کی غرض سے اس موقع پر بھی اُس پیشگوئی کے الفاظ کا اعادہ کرتا ہوں۔

دنیا کے تہ وبالا ہوجانیکی پیشگوئی

حضور ان زلزلوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

"کہ بعض ان میں سے قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر وزبر ہوجائیں گے۔ کہ گویا اُن میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین وآسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہوجائینگی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ پران کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہوجائینگے وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازہ پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہوجاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہوگئے جیساکہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہوگے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

428

پرضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے۔ نہ کہ زندہ۔“ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷)

خداتعالیٰ کا غضب بھڑکنے کے متعلق پیشگوئی

حقیقۃ الوحی کی اس انذاری پیشگوئی سے قبل آپ نے ۵ اپریل ۱۹۰۵ء میں اسی قیامت خیز تباہی کے متعلق ایک اشتہار بھی شائع کیا تھا۔ جس میں آپ تحریر فرماتے ہیں۔ ”میں قسم حضرت احدیت جل شانہ کی کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ ظاہر فرمایا ہے۔ کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہوگئے ہیں۔ کہ خداتعالیٰ پر بھی ایمان نہیں رہا۔ اور وہ جو اسکی طرف سے اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا ہے اس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور یہ ٹھٹھا اور لعن طعن حد سے گزر گیا ہے۔ پس خدا فرماتا ہے۔ کہ میں ان سے جنگ کروں گا۔ (جنگ سے مراد نفسانی جنگ نہیں ہے بلکہ فرشتوں کا جنگ اور قضاء وقدر کا جنگ) اور میرے وہ حملے ان پر ہوں گے۔ جو ان کے خیال وگمان میں نہیں۔ کیونکہ انہوں نے جھوٹ سے اس قدر دوستی کی۔ کہ سچائی کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ پس خدا فرماتا ہے۔ کہ میں نے اب ارادہ کیا ہے۔ کہ اپنے غریب گروہ کو ان درندوں کے حملوں سے بچاؤں۔ اور سچائی کی حمایت میں کئی نشان ظاہر کروں۔“ (اشتہار ۵ اپریل ۱۹۰۵ء۔ تذکرہ صفحہ ۵۸۹)

محشر کے حادثہ کی یاد دلانے والا حادثہ

اسی زلزلۃ الساعۃ کے متعلق ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء کے اشتہار میں حضور فرماتے ہیں۔ کہ ”یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلا دے گا۔ دور نہیں ہے۔“ اور فرماتے ہیں۔ کہ ”ان نشانوں کے بعد ابھی بس نہیں۔ بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی۔ اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا۔ کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے؟ ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا اور بس نہیں کروں گا۔ جبتک لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کرلیں۔ اور جس طرح یوسف نبی کے وقت میں ہوا۔ کہ سخت کال پڑا۔ یہاں تک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے اسی طرح ایک آفت کا سامنا موجود ہوگا۔“ (اشتہار ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء۔ تذکرہ صفحہ ۵۹۳)

وباؤں کے متعلق پیشگوئی

حضورؑ اپنے ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء کے ایک مکاشفہ کا ذکر فرماتے ہیں:۔ ”میں نے دیکھا۔ کہ ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور شوخی پھیل گئی ہے اور لوگ تکذیب سے باز آنے والے نہیں۔ جب تک خدا اپنا قوی ہاتھ نہ دکھلا دے۔“ اس کشفی نظارہ کے بعد حضور کو یہ الہام ہوا۔

”اس کا نتیجہ سخت طاعون ہے۔ جو ملک میں پھیلے گی۔ ویل یومئذ للمکذبین“ یعنی اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت ہوگی۔ (تذکرہ صفحہ ۶۶۵)

اسی کشف اور الہام سے پہلے ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء کو اسی کے ہم معنے یہ الہام بھی ہوچکا تھا ”یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی۔ جو بہت سخت ہوگی۔“ حضور نے ۷ نومبر ۱۹۰۷ء کو بذریعہ اشتہار اپنی اس پیشگوئی کا اعادہ کرتے ہوئے اعلان فرمایا۔ ”اس پیشگوئی کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی ہے۔ کہ ایک سخت طاعون اس ملک میں اور دوسرے ممالک میں بھی آنے والی ہے۔ جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ وہ لوگوں کو دیوانہ کردے گی۔ معلوم نہیں کہ اسی سال یا آئندہ سال میں ظاہر ہوگی۔ خداتعالےٰ نے مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ کہ میں تجھے اور تمام ان لوگوں کو جو تیری چار دیواری کے اندر ہیں۔ بچاؤں گا۔ گویا اس دن یہ گھر نوح کی کشتی ہوگا۔ جو شخص اس میں داخل ہوگا۔ وہ بچایا جائیگا“ (تذکرہ صفحہ ۶۸۳-۶۸۴)

ان حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ زلزلۃ الساعۃ والی تجلی کے ساتھ آتشبار جنگوں حضرت لوطؑ کی بستی کا حادثہ یاد دلانے والے زلزلوں زمانہ نوح علیہ السلام کے سے طوفانی سیلابوں۔ حضرت یوسفؑ نبی کے زمانے والے قحطوں اور نہایت مہلک وباؤں کا ظاہر ہونا مقدر ہے۔ میں نے سال گذشتہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صریح الہامات کی بنا پر بتایا تھا۔ کہ زلزلۃ الساعۃ کی تجلی کا ظہور ایک لمبے زمانہ تک ممتد ہے۔ اور اس کا یہ ظہور پانچ بار ہوگا۔ ہر ایک تجلی پہلی تجلی سے بڑھ کر ہیبت ناک ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو زلزلۃ الساعۃ کے متعلق جو الہامات ہوئے ہیں۔ ان سے اور حضور ہی کی فرمائی ہوئی انکی تشریحات سے یہ امر واضح ہے۔ کہ زلزلۃ الساعۃ والا موعودہ عذاب صرف زمینی زلزلوں تک ہی محدود نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے ساتھ اور بہت سی آفات بھی ہولناک صورت میں ظاہر ہونے والی ہیں۔ زمین سے بھی اور آسمان سے بھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیت اور اسلام میں ایک نمایاں امتیاز

”جرم و سزا“ کے بارے میں اسلام کی پاکیزہ تعلیم

(از صاحبزادہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب)

توراۃ نے ہر موقعہ و ہر محل پر سزا کا سبق دیا۔ ہر قصور کے نتیجہ میں سزا کا مترتب ہونا لازمی قرار دیا۔ انجیل نے اس کے برعکس صرف حلم اور درگذر پر زور دیا۔ یہودیت وعیسائیت نے انسانی قوٰی کی تمام شاخوں میں سے صرف ایک شاخ پر زور دیا۔ اور باقی شاخوں کو کلیۃً نظر انداز کردیا۔ ان ہر دو کے بالمقابل ایک پاک اور کامل تعلیم قرآن شریف کی ہے۔ جو انسانی درخت کی ہر ایک شاخ کی پرورش کرتا ہے۔ کبھی تو عفو اور درگذر کی تعلیم دیتا ہے مگر اس شرط سے کہ عفو کرنا قرین مصلحت ہو۔ اور کبھی مناسب محل اور وقت کے مجرم کو سزا دینے کے لئے فرماتا ہے۔“ اور بہترین تعلیم یہی ہے۔ کیونکہ خداتعالےٰ کا قول اور فعل دونو مطابق ہونے چاہئیں۔ یعنی جس رنگ اور طرز پر دنیا میں خداتعالےٰ کا فعل نظر آتا ہے ضرور ہے۔ کہ خداتعالےٰ کی سچی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم کرے۔ نہ یہ کہ فعل سے کچھ اور ظاہر ہو۔ اور قول سے کچھ اور ظاہر ہو۔ خداتعالےٰ کے فعل میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہمیشہ نرمی اور درگذر نہیں۔ بلکہ وہ مجرموں کو طرح طرح کے عذابوں سے سزایاب بھی کرتا ہے۔ ایسے عذابوں کا پہلی کتابوں میں بھی ذکر ہے۔ ہمارا خدا صرف حلیم خدا نہیں بلکہ وہ حکیم بھی ہے۔ اور اس کا قہر بھی عظیم ہے۔ سچی کتاب وہ کتاب ہے۔ جو اس کے قانون قدرت کے مطابق ہے۔ اور سچا قول الٰہی وہ ہے۔ جو اس کے فعل کے مخالف نہیں ہم نے کبھی مشاہدہ نہیں کیا۔ کہ خدا نے اپنی مخلوق کے ساتھ ہمیشہ حلم اور درگذر کا معاملہ کیا ہو۔ اور کوئی عذاب نہ آیا ہو۔ اب بھی ناپاک طبع لوگوں کے لئے خداتعالیٰ نے میرے ذریعہ سے ایک عظیم الشان اور ہیبت ناک زلزلہ کی خبر دے رکھی ہے۔ جو ان کو ہلاک کرے گا۔ اور طاعون بھی ابھی دور نہیں ہوئی۔ پہلے اس سے نوح کی قوم کا کیا حال ہوا۔ لوط کی قوم کو کیا پیش آیا۔ سو یقیناً سمجھو۔ کہ شریعت کا ماحصل تخلق باخلاق اللہ ہے۔ یعنی خدائے عزوجل کے اخلاق اپنے اندر حاصل کرنا یہی کمال نفس ہے۔ اگر ہم یہ چاہیں۔ کہ خدا سے بھی بڑھ کر کوئی نیک خلق ہم میں پیدا ہو۔ تو یہ بے ایمانی اور پلید رنگ کی گستاخی ہے۔ اور خدا کے اخلاق پر ایک اعتراض ہے۔“

انتیسواں وقار عمل

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام انتیسواں وقار عمل یکم فتح بروز جمعہ دارالشکر اور دارالعلوم کی درمیانی سڑک پر منایا گیا۔ علاوہ خدام کے بعض انصار اللہ بھی شریک ہوئے۔ جن میں سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب۔ نواب محمد عبداللہ خاں صاحب۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب اور مولوی عبدالمغنی خاں صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ساڑھے نو بجے کام شروع ہوا۔ تین سو فٹ لمبی سڑک پر ۲۰۰۰ مکعب فٹ مٹی ڈال کر اس سڑک کو اونچا کیا گیا۔ اس موقعہ پر مہتمم صاحب خدمت خلق کی طرف سے طبی امداد اور پانی پلانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور مہتمم صاحب ذہانت و صحت جسمانی کی طرف سے پہرہ کا انتظام تھا۔ کام کے اختتام پر مجلس کی طرف سے احباب کا شکریہ ادا کیا گیا۔ صدر محترم نے عہد نامہ دہرایا۔ دعا کے بعد جو [illegible] صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے کرائی۔ اس تقریب [illegible] (مہتمم [illegible] مجلس خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا کام

ہمارا کام تمام دنیا کی اصلاح ہے۔ یعنی روئے زمین پر جتنے انسان آباد ہیں انہیں احمدی بنانا۔ اس وقت دنیا کی آبادی دو ارب کے قریب ہے۔ جن میں سے احمدی صرف پانچ لاکھ ہیں۔ گویا چار ہزار آدمی کے مقابل پر صرف ایک احمدی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ تبلیغی میدان میں کتنی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ ساری جماعت نے ابھی اس کا پوری طرح احساس بھی نہیں کیا۔

جماعت ہائے احمدیہ اندرون ہند میں سے دس فی صدی جماعتوں کا پندرہ روزہ نقشہ بیعت احباب کے سامنے پیش ہے۔ جماعتیں اپنی جدوجہد کا نتیجہ دیکھ کر اندازہ کر سکتی ہیں کہ ابھی تبلیغ کی اہمیت کا صحیح احساس پیدا کرنے کی کتنی ضرورت ہے۔

نورالدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری۔

پندرہ روزہ نقشہ بیعت اندرون ہند از ۱۶ تبوک ۱۳۲۳ھش تا ۳۰ تبوک ۱۳۲۳ھش
ہندوستان کی جماعتوں میں سے صرف دس فیصدی جماعتوں کی بیعت دکھائی گئی ہے

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت
۱	قادیان بذریعہ تبلیغ مقامی	۱	۲۴	موسی بنی مائنز بہار	×	۴۷	کانگڑہ ضلع ہوشیارپور	×
۲	لاہور	۱	۲۵	کرنگاپلی اڑیسہ	×	۴۸	کراچی	×
۳	کریام ضلع جالندھر	×	۲۶	کھاریاں ضلع گجرات	×	۴۹	ونجواں ضلع گورداسپور	×
۴	دہلی	۱	۲۷	دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور	×	۵۰	فیروزپور	×
۵	سیالکوٹ	×	۲۸	پراونشل بنگال	×	۵۱	سامانہ محمودپور ریاست پٹیالہ	×
۶	حیدرآباد دکن	۱	۲۹	گنج مغلپورہ	×	۵۲	غوث گڑھ ماچھیوارہ ″	×
۷	کلکتہ	۲	۳۰	یاڑی پورہ چک امرچ کشمیر	×	۵۳	کھاگل پورستی	×
۸	کیرنگ - اڑیسہ	۴	۳۱	رشی نگر کشمیر	×	۵۴	کپورتھلہ	×
۹	ناسنور - کشمیر	۱	۳۲	دوالمیال ضلع جہلم	×	۵۵	کوئٹہ	×
۱۰	ٹھکار ضلع گورداسپور	×	۳۳	دانہ زید کا ضلع سیالکوٹ	×	۵۶	چانگریاں بانگا ضلع سیالکوٹ	×
۱۱	گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	×	۳۴	چک سکندر مع مضافات ضلع گجرات	×	۵۷	مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ	×
۱۲	ننگل کلاں ضلع گورداسپور	×	۳۵	سڑوعہ ضلع ہوشیارپور	×	۵۸	عزیزپور ڈگری ضلع سیالکوٹ	×
۱۳	ادرحمہ ضلع سرگودھا	×	۳۶	گھٹوکے ججہ ضلع سیالکوٹ	×	۵۹	چونڈہ ″	×
۱۴	تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور	۸	۳۷	سیدوالا ضلع شیخوپورہ	۱	۶۰	لالہ موسی ضلع گجرات	×
۱۵	امرتسر	×	۳۸	تگریا مرائے اڑیسہ	×	۶۱	کہنہ پور کشمیر	×
۱۶	سونگڑہ - اڑیسہ	×	۳۹	شاہدرہ لاہور	×	۶۲	محمدآباد اسٹیٹ سندھ	×
۱۷	بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخان	×	۴۰	جہلم	×	۶۳	تھانی والی میانوالی ضلع سیالکوٹ	×
۱۸	محمودآباد ضلع جہلم	×	۴۱	بمبئی	×	۶۴	شاہ پور امرگڑھ ضلع گورداسپور	×
۱۹	کوٹلیکے ضلع گجرات	×	۴۲	کھیوا کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ	×	۶۵	چندرکے منگولے ضلع سیالکوٹ	×
۲۰	کنانور مدراس	×	۴۳	یادگیر - دکن	×	۶۶	ملتان	۱
۲۱	چارکوٹ کشمیر	×	۴۴	بھیرو چیچی ضلع گورداسپور	×	۶۷	ناصرآباد سندھ	×
۲۲	بھینی بانگر ضلع گورداسپور	×	۴۵	گجرات	×	۶۸	بنگالی اڑیسہ	×
۲۳	اٹھوال ″	×	۴۶	کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان	×	۶۹	مچھیکہ ضلع سرگودھا	×

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ۸عہ۔ پچاس قرص ۱۳ؔ

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق قادیان

تحریک گندم برائے غرباء

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک غلہ غرباء میں جن احباب نے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ مہربانی کر کے وہ اپنے وعدہ کی گندم کی قیمت جلد سے جلد ادا فرمائیں۔ اور جن زمیندارہ جماعتوں نے اس تحریک کا غلہ جمع کر کے رکھا ہوا ہے۔ انہیں بھی چاہیئے کہ جلد سے جلد غلہ یا اس کی قیمت مرکز میں بھجوائیں۔ نیز دیگر احباب خصوصاً زمیندار جماعتیں جنہوں نے اس مبارک تحریک میں ابھی تک حصہ نہیں لیا۔ انہیں چاہیئے کہ ایک سال کی گندم کے خرچ کا چالیسواں حصہ قادیان کے غرباء کے لئے بھیج کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اس کے متعلق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ قادیان کی جماعت بہر حال سب مقدم ہے کیونکہ قادیان جماعت کا مرکز ہے۔ اور اس میں جو خرابی پیدا ہو۔ وہ دنیا کو نمایاں طور پر نظر آجاتی ہے۔ پس قادیان کے غرباء کا باقی تمام شہروں سے زیادہ حق ہے۔ کیونکہ یہ ایک ہی شہر ہے جس میں ہماری اکثریت ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم یہاں کے غرباء کو کوئی تکلیف نہ ہونے دیں۔ تاکہ ہم کہہ سکیں کہ کم سے کم قادیان میں ہر شخص کو روٹی مل رہی ہے۔ جب باقی دنیا میں ہمارا غلبہ ہو گا۔ تو پھر ساری دنیا کے متعلق ہم پر یہ فرض عائد ہو جائے گا۔ کہ ہم سب غرباء کا خیال رکھیں اور کسی شخص کو بھوکا نہ رہنے دیں۔ مگر جب تک ایسا نہیں ہوتا۔ کم از کم یہ نمونہ تو دکھانا چاہیئے کہ قادیان جہاں ہماری جماعت کی اکثریت ہے۔ وہاں ہر شخص کو روٹی مل رہی ہو۔ اور کوئی شخص بھوکا نہ رہے۔

خاکسار:- عبدالرحیم درد پرائیویٹ سکرٹری

موضع گوہدپور میں شاندار مناظرہ

مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۴۴ء بروز ہفتہ جماعت احمدیہ کھوکھر اور اہل سنت والجماعت گوہدپور کے درمیان موضع گوہدپور تھانہ دھاریوال ضلع گورداسپور میں وفات مسیح ناصری علیہ السلام پر شاندار مناظرہ ہوا۔ شرائط مناظرہ پہلے سے طے شدہ تھے۔ شرائط کے مطابق اہل سنت والجماعت کوئی ایسا مناظر پیش نہ کر سکے۔ جو مولوی فاضل ہوتا۔ اور اپنی سند دکھا کر مناظرہ کرنے کو تیار ہوتا۔ متواتر تین گھنٹہ کے مطالبہ کے بعد اہل سنت کو ۲۰۰ دو صد روپیہ جرمانہ معاف کیا گیا۔ اور ذیلدار صاحب علاقہ جو ایک معزز سکھ ہیں کے کہنے اور سفارش کرنے پر مولوی عبداللہ امرتسری اہل حدیث کو مناظرہ کی اجازت دی گئی۔ ہماری طرف سے مناظر مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری مولوی فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ تھے۔ جنہوں نے شرائط کے مطابق اپنی سند اور تمغہ پنجاب یونیورسٹی میں اول رہنے کا دکھایا۔ اور مناظرہ شروع ہوا۔ پہلی تقریر مولوی عبداللہ نے کی۔ جس کے جواب میں احمدی مناظر نے اس کی تقریر کے بودے دلائل کو توڑ کر ہباءً منثوراً کر دیا۔ مزید برآں اور دس مطالبات ایسے کئے کہ جن کا جواب اہل حدیث مناظر آخر وقت تک نہ دے سکے بلکہ اہلحدیث مناظر اپنی عادت کے مطابق اہل سنت والجماعت کے بزرگان سلف صالحین۔ امام ابن تیمیہ۔ ابن عباسؓ۔ علامہ ابن جریرؒ وغیرہم کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کرتا رہا۔ جس سے اہل سنت والجماعت کے افراد کو بہت تکلیف ہوئی۔ اور اس کا اثر سیلاب پر بہت برا پڑا نیز اس کو قرآنی آیات غلط پڑھنے اور عربی عبارت اور الفاظ کو غلط دینے کی وجہ سے بہت شرمندگی اٹھانی پڑی۔

مناظرہ ۱۲ بجے شروع ہو کر ۴ بجے ختم ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمکو اخلاقی اور علمی ہر لحاظ سے فتح عطا فرمائی۔ الحمد للہ علی ذالک

مناظرہ میں اٹھوال۔ شاہ پور۔ گنجراں۔ ناروال۔ دھرم کوٹ بگہ۔ ونجواں۔ خان فتہ۔ کھوکھر۔ ستکوہا۔ پیرو شاہ۔ تھہ غلام نبی۔ بسیاں۔ فیض اللہ چک۔ تلونڈی جھنگلاں۔ عمرا۔ دیال گڑھ۔ قادیان اور دیگر قریب کی جماعتوں کے افراد شامل ہوئے۔ جنہوں نے باوجود سخی مناظر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں نازیبا الفاظ سننے کے صبر سے کام لیا

ہم مجسٹریٹ صاحب بہادر کنور بلبیر سنگھ صاحب اور سردار دلیواہ سنگھ صاحب انچارج تھانہ دھاریوال اور دیگر پولیس کا جو موقع پر موجود تھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

دل محمدؐ صدر مناظرہ۔ نائب انچارج مقامی تبلیغ قادیان

تقرر امرائے جماعتہائے احمدیہ

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ پشاور کے لئے شیخ مظفر الدین صاحب مالک امپیریل الیکٹرک سٹور کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء تک کے لئے امیر اور شمس الدین خاں صاحب کو نائب امیر مقرر فرمایا ہے۔

(۲) صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ چونکہ یکم دسمبر سے چھ ماہ کے لئے رخصت پر آرہے ہیں۔ اس لئے ان کی رخصت کے اختتام تک حضور نے میاں دوست محمد صاحب کو امیر اور مولوی بہاء الحق صاحب کو نائب امیر مقرر فرمایا ہے۔

(۳) صوبہ بنگال کی احمدیہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بنگال پراونشل انجمن احمدیہ کے امیر صاحب کی تجویز پر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قاضی خلیل الرحمن صاحب اسسٹنٹ ڈولپمنٹ کمشنر متعینہ ڈھاکہ کو پراونشل انجمن احمدیہ بنگال کے لئے ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

ضروری تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۱۱ ۱۱ ۴۴ میں پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کے بعض عہدداران کے نام غلط چھپ گئے ہیں۔ صحیح نام درج ذیل ہیں:۔

جنرل سیکرٹری۔ مرزا عبد الحمید صاحب

سیکرٹری تالیف و تصنیف صاحبزادہ سیف الرحمن صاحب

(ناظر اعلیٰ)

جلسہ سالانہ کیلئے احمدی سقوں کی ضرورت

اجرت پونے دو روپے فی کس فی یوم ہوگی۔ علاوہ اس کے ناشتہ۔ کھانا دونوں وقت۔ رات کو ٹھیرنے کی جگہ۔ اور گرم ہونے کے لئے لکڑی ملے گی۔ جلسہ کا انتظام ۲۳ دسمبر سے ۲ جنوری تک رہتا ہے۔ جو جو احمدی جماعتیں ایک ایک یا دو دو احمدی ماشکی اپنی اپنی جماعت سے سالانہ جلسہ پر کام کرنے کے لئے دے دینے کی ذمہ داری اپنے سر پر لیں۔ ان کے امراء یا صدر صاحبان حسب ذیل امور سے فوراً خاکسار کو بذریعہ ڈاک اطلاع بخشیں۔ نام ماشکی۔ عمر۔ قصبہ یا گاؤں۔ کیفیت صوم

۵ ہر ایسے ماشکی دوست کو جو اس مبارک خدمت کے لئے کمربستہ ہو۔ اپنے ساتھ اپنا اپنا بوقہ اور مشک ضرور لانا ہوگا۔

صوم یہ احباب یہاں سلسلہ کی خدمت بھی کرسکیں گے اور جلسہ بھی دیکھ لیں گے۔ جس جس تاریخ سے ان کو کام کرنا ہوگا۔ یہاں سے انشاء اللہ اطلاع بھیج دی جائیگی۔ خاکسار محمد طفیل خاں ناظم سپلائی جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے داماد حضرت نواب صاحب

ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی درازی عمر اور صحت کاملہ کے لئے بطور صدقہ میں اعلان کرتا ہوں ۶ر دسمبر سے ۲۶ر دسمبر تک ہر مذہب و ملت کے غریب اور نادار مریضوں کا علاج اور دوا مفت دوں گا۔ باہر کے مریض اپنے تفصیلی حالات لکھ کر اور ڈاک کا خرچ بھیجکر مفت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

احقر ڈاکٹر محبوب الرحمن بنگالی ایم۔ بی۔ ایچ

دی بنگال ہومیوفارمیسی ریلوے روڈ قادیان

نہایت قیمتی مفردات

حسب ذیل مفردات ہمارے پاس نہایت اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ ضرورتمند اصحاب منگاکر فائدہ اٹھائیں:۔

کستوری۔ عنبر۔ زعفران۔ یاقوت۔ زمرد۔ موتی۔ فیروزہ۔ کہربا۔ نیلم۔ پکھراج عقیق۔ سنگ یشب۔ مروارید۔ لاجورد۔ مرجان۔ ست سلاجیت۔ جدوار خطائی درونج خاص۔ دار چینی۔ چوب چینی۔ جلوتری جائفل۔ غاری قون۔ جند بے دستر۔

عبد العزیز خاں حکیم حاذق

مالک طبیہ عجائب گھر۔ قادیان

اردو تبلیغی لٹریچر

پیارے امام کی پیاری باتیں	۱۔۔۔۔
اسلامی اصول کی فلاسفی	۔۔۸۔۔
ملفوظات امام زماں	۔۔۴۔۔
ہر انسان کو ایک پیغام	۔۔۴۔۔
نماز مترجم	۔۔۳۔۔
نماز مترجم با تصویر	۔۔۴۔۔
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں	۔۔۲۔۔
دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ	۔۔۲۔۔
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپیہ کے انعام	۔۔۲۔۔
اسلام کا ایک عظیم الشان نشان	۔۔۱۔۔
	۲۔۱۴۔۔

جملہ دس کتابوں کے سٹ کی قیمت ۔۔۸۔۲ معہ محصولڈاک۔

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

۵ بچیوں کے بعد

میں خدا تعالےٰ سے ہر نماز میں دعا کرتا تھا۔ کہ الٰہی مجھے اولاد نرینہ عطا فرما۔ اتفاقاً میرے ایک دوست نے امرت بوٹی کی بہت تعریف کی۔ میں نے اسکی ایک شیشی استعمال کی۔ اسی سال اللہ تعالےٰ نے مجھے لڑکا عطا فرمایا۔ ۶۰ گولی دو روپے

محمد یعقوب خاں رسالدار میجر میرٹھ چھاؤنی

ایجنٹس

دار الفضل میڈیکل ہال

نسیم میڈیکل ہال قادیان

بلیک مارکیٹ کو مٹانے میں مدد دے رہا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لندن ۴ دسمبر - تیسری امریکن فوج نے اچانک حملہ کر کے سارلاٹن کے وسطی حصہ میں دریائے سار کو پار کر لیا ہے - ایک پُل بالکل ٹھیک حالت میں اس کے قبضہ میں آگیا ہے شہر کے مشرقی حصہ میں جرمن تا حال لڑ رہے ہیں - مگر پیچھے ہٹتے جا رہے ہیں - یہ شہر کوئلہ اور لوہے کے لئے بہت اہم ہے - مغربی مورچے کے شمالی سرے پر امریکن فوج ونلو کی ایک مغربی بستی میں داخل ہو گئی ہے - گزشتہ ہفتہ میں انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے مختلف فوجی ٹھکانوں پر ۵۳ ہزار ٹن بم گرائے اور امریکن طیاروں نے ۵۵ ہزار ٹن

لندن ۴ دسمبر - روسی فوج کے جدستے آسٹریا کی طرف بڑھ رہے ہیں - وہ اب آسٹرین سرحد سے ۵۶ میل کے فاصلے پر ہیں ہنگری میں بڑھتے ہوئے روسی اب دریائے ڈینیوب کے مغربی کنارے پر ایک ایسے شہر پر قبضہ کر چکے ہیں جو بوڈاپسٹ سے ۵۴ میل کے فاصلہ پر ہے۔

لندن ۴ دسمبر - اٹلی میں ایڈریاٹک کے محاذ پر رمینا کو بازوؤں کی طرف سے گھیرنے کے لئے پانچویں فوج کچھ اور آگے بڑھ چکی ہے اٹلی کے اڈوں سے پرواز کر کے اتحادی ہوائی جہازوں نے ویانا کے نواح میں دشمن کے فوجی ٹھکانوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔

دہلی ۴ دسمبر - برما میں چندون کی دریائی بندرگاہ کلیوا پر مشرقی افریقہ کی فوج کے قبضہ کا نتیجہ یہ ہوا ہے - کہ اب جاپانی فوج یویو کی طرف سمٹ رہی ہے - جو کلیوا سے ۷۵ میل مشرق میں ہے۔

واشنگٹن ۴ دسمبر - امریکن ہوائی جہازوں نے کل ٹوکیو پر جو حملہ کیا تھا - اس میں ایک طیارہ ساز فیکٹری کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا - یہ حملہ بہت کامیاب رہا۔

لندن ۴ دسمبر - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانی گورنمنٹ یونان کی موجودہ حکومت کے ساتھ مکمل تعاون کرے گی یونان کے برطانی جنرل آفیسر کمانڈنگ نے جو اعلان کیا ہے کہ وہ یونان کی حکومت کا تختہ اُلٹا جانے نہ دیں گے - حکومت برطانیہ اس سے کلی طور پر متفق ہے۔

لندن ۴ دسمبر - کہا جاتا ہے کہ ہٹلر موہوم فتح کی اُمید میں نئے نئے خفیہ ہتھیاروں کی تیاری پر آجکل بہت زور دے رہا ہے - کہا جاتا ہے کہ جرمن سائنس دان نئی قسم کے تباہ کن بموں کے تجربے کر رہے ہیں جو امریکہ اور برطانیہ پر برسائے جائیں گے - دس دس ٹن کے اڑن بم بنائے جائیں گے جن کی رفتار تین ہزار میل فی گھنٹہ ہوگی۔

لندن ۴ دسمبر - جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جرمن اور ہنگرین فوجوں نے بوڈاپسٹ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ایک شہر کو خالی کر دیا ہے

لندن ۴ دسمبر - کل ایتھنز میں ہزاروں یونانیوں نے جن میں عورتیں بھی تھیں شاہی محل کے سامنے مظاہرہ کیا - پولیس نے ہجوم پر مشین گنوں سے فائر کئے اور مقتولین و مجروحین کو لاریوں میں منتقل کیا گیا - گولی چلنے کے آدھ گھنٹہ بعد ہی جلوس پھر منظم ہو گیا۔

لندن ۴ دسمبر - جرمن فوجوں نے دریائے راین کے تین کلیدی پلوں کو اڑا دیا ہے - سٹراسبرگ کے علاقہ میں جرمن مورچے قریباً معدوم ہو گئے ہیں دریائے راین کے محاذ کی جنگ شدت اختیار کر رہی ہے کنیڈین فوجوں نے ڈنکرک کے مشرقی علاقہ پر بڑے زور کا حملہ شروع کر دیا ہے۔

قاہرہ ۴ دسمبر - مصر کے سابق وزیر اعظم اور وفد پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا نے اعلان کیا ہے کہ وفد پارٹی انتخاب میں حصہ نہ لیگی - آپ نے شاہ فاروق کو ایک عرضداشت بھیجی ہے کہ وہ عام انتخابات کے سلسلہ میں ایک انڈیپنڈنٹ وزارت نامزد کریں.

ماسکو ۴ دسمبر - روس کے سرکاری اخبار نے لکھا ہے کہ چینی وزارت میں حال میں جو تبدیلیاں کی گئی ہیں - ان کے باوجود چین کی سیاسی صورت حال میں کوئی اصلاح نہیں ہوئی - چینی گورنمنٹ میں اب تک رجعت پسندوں کا اقتدار ہے - اور یہی وجہ ہے کہ چینی فوجیں پسپا ہو رہی ہیں -

لندن ۴ دسمبر - رومانی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ حکومت رومانیہ مستعفی ہو گئی ہے اور جنرل نکولائی نئی گورنمنٹ قائم کرنے پر مامور ہوئے ہیں -

اوٹاوا ۴ دسمبر - کینیڈین پارلیمنٹ میں کئی روز سے جبری بھرتی کی تجویز پر بحث ہو رہی ہے - جو ابھی دو تین روز اور جاری رہے گی - اس کے بعد وزارت پارٹی کی طرف سے اعتماد کا ریزولیوشن پیش کیا جائے گا -

حیدرآباد سندھ ۴ دسمبر - حروں کے علاقہ کے سپیشل کمشنر نے شمالی سندھ کے بڑے بڑے پولیس افسروں کی ایک کانفرنس بلائی جس میں حروں کے قلع قمع کی مکمل سکیم تیار کر لی گئی ہے -

ماسکو ۴ دسمبر - باخبر فوجی حلقوں کا بیان ہے کہ ۱۸ دسمبر تک روسی فوجیں برلن پر روسی جھنڈا گاڑنے کے لئے ایک بہت بڑا حملہ شروع کر دینگی - برلن پر بڑھنے کے کئی راستے ہیں - جن میں سے وارسا کا راستہ سب سے مشکل ہے - مگر روسیوں نے اس مشکل کا اچھی طرح اندازہ کر لیا ہے -

واشنگٹن ۴ دسمبر - کوریا کی خفیہ سوسائیٹی کا لیڈر اس وقت یہاں ہے - اس نے ایک بیان میں کہا کہ مجھے خفیہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ اس وقت جاپانیوں کے پاس ۳ بڑے جنگی جہاز ہیں جن میں سے چار ۴۵ - ۴۵ ہزار ٹن کے ہیں - دو بڑے جنگی جہاز زیر تعمیر ہیں - ۲۸ طیارہ بردار ۱۸۲ تباہ کن جہاز اور ۱۰۲ آب دوزیں اب بھی جاپان کے پاس ہیں - جاپانی کارخانوں میں سالانہ بیس لاکھ ٹن کے جہاز بنتے ہیں - اور ہر ماہ تین ہزار ہوائی جہاز تیار ہوتے ہیں!

مدراس ۴ دسمبر - چیکا مانیکا نامی قصبہ میں طاعون کا مرض پھوٹ پڑا ہے حکام نے شہر کو فوراً خالی کر دینے کا حکم دیا ہے باشندوں کے لئے کم سے کم پانچ ہفتے باہر رہنا ضروری قرار دیا گیا ہے

لندن ۴ دسمبر - امریکن وزیر جنگ نے ایک بیان میں کہا کہ توپوں کے گولوں کا بھاری ریزرو ذخیرہ نہ ہونے کے باعث جرمنی پر آخری بڑے حملہ میں دیر ہو رہی ہے -

سٹاک ہالم ۴ دسمبر - جرمن ہائی کمانڈ نے مارشل کیٹل سابق چیف آف دی جرمن سٹاف کو ہنگری کے محاذ کا انچارج مقرر کیا ہے - اور وہ ماہرین کی ایک جماعت کے ساتھ بوڈاپسٹ پہنچ گیا ہے۔

لندن ۴ دسمبر - مغربی محاذ پر دوسری برطانی فوج نے دریائے ماس کے اس کنارے جرمنوں کے اس مورچہ کو توڑ پھوڑ دیا ہے جو انہوں نے ونلو کے پاس بنایا ہوا تھا - اب برطانی فوج ماس کے ٹوٹے ہوئے پُل کے پاس پہنچ گئی ہے - نویں امریکن فوج کے دستے اپنے مورچہ کو مضبوط بنا رہے ہیں - پہلی امریکن فوج نے ایک گاؤں دشمن سے چھین لیا ہے - جہاں اس نے مضبوط چوکی بنائی ہوئی تھی - فرانسیسی دستے ووسش کے درہ میں پیش قدمی کر رہے ہیں -

لندن ۴ دسمبر - اٹلی میں آٹھویں برطانی فوج نے رمینا اور فائنزا کی درمیانی سڑک کو کاٹ دیا ہے - اور روسی کے شہر کو بازوؤں کی طرف سے گھیر رہی ہیں

لندن ۴ دسمبر - ہنگری میں روسی فوجوں نے طمسی کے ریلوے جنکشن پر قبضہ کر لیا ہے جو ویانا سے ۱۴۰ میل دور ہے

واشنگٹن ۴ دسمبر - جزیرہ لیٹے میں موسلا دھار بارش کی وجہ سے کوئی بڑی فوجی کارروائی نہیں ہو رہی - صرف مقامی جھڑپیں ہو رہی ہیں - اتحادیوں نے جاپانیوں کے کچھ اور جہاز ڈبو دیئے ہیں -

لندن ۴ دسمبر - ایتھنز میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے گڑبڑ کی وجہ سے اتحادیوں کی طرف سے جو ریلیف بھیجی جا رہی ہے - اس میں بھی رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے

ڈاکٹر صاحبان اکسیر البدن کو ترجیح دیتے ہیں

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب آئی - ایم - ڈی انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپ کی ایجاد کردہ دوا اکسیر البدن کا استعمال کیا اور بے حد فائدہ ہوا - جس کے لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں - لہذا ایک شیشی اکسیر بذریعہ وی پی ارسال کیجیئے " دنیا مان چکی ہے کہ دل میں نئی اُمنگ - اعضاء میں نئی ترنگ - دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا - کمزور کو زور آور - اور زور آور کو شہ زور - اور مرد کو جوان مرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے - ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ: منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب